مولوی محمد نعمان حقانی :
متعلم دورہ حدیث دارالعلوم حقانیہ

طلباء کے دلوں کی دھڑکن

علم وعرفان کا مینار دارالعلوم حقانیہ جسکی فیوضات وبرکات سے الحمدللہ خادم مستفید ہوا۔اسی نسبت کی وجہ سے اپنے عظیم شیخ کی جدائی پر کچھ لکھنے کو جی چاہتا ہے کہ سید وسندی واستادی شیخ العرب والعجم حضرت العلامہ مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی نوراللہ مرقدہ کے ساتھ عقیدت کو خریدار یوسف علیہ السلام کی طرح ''ایک مختصر مضمون کے ذریعے'' ظاہر کروں۔سمجھ میں نہیں آتا کہ رشد وہدایت اور علم وفضل کے آفتاب کو کس طرح الوداع کہوں کہ اب تک تو اس وحشت اثر جدائی کا تصور بھی وہم وگمان میں نہیں گزرا تھا۔

حمیت وعزیمت کا داعی

حق تو یہ ہے کہ اگر امت مسلمہ حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کی جدائی پر آج نہ روئے تو پھر اس کی آنکھوں کی نم ہمیشہ کے لئے خشک ہونے کے قابل ہے۔وہ تو ایک ایسی شخصیت تھی کہ جس نے عمر بھر عالم اسلام کو شجاعت ،حمیت ،صداقت اوردعوت وعزیمت کا درس دیا تھا۔اورعالم اسلام کو عزت ووقار کے ساتھ جینے اورحصول کامیابی کا قرینہ سکھایا اورجس نے عجم کے لالہ زاروں سے لیکرعرب کے دشت وصحرا تک کو اپنے علوم وفنون اورآفاقی پیغام سے نہ صرف سیراب کیا بلکہ بنجر زمین کو بھی سبزہ زار بنادیا...... ع مرثیہ ہےایک کا اورنوحہ ساری قوم کا

آپ نے مشرق ومغرب کے علمی میخانوں سے اپنی علمی تشنگی بجھائی۔آپ عقائد ونظریات کے ساتھ ایک مفسر،مدقق ،محرر،مقرر،اورمحدث کبیر تھے۔اسکی واضح مثال آپ کی مقبول عام کتابیں اورتفسیر ''التفسیرالحسن البصری رحمہ اللہ'' کو پڑھنے سے اندازہ ہوتاہے کہ آپ علوم وفنون اورمعلومات کے کن عظیم ذخائر سے مالامال تھے۔

عالمِ اسلام یتیم ہوگیا

سیدی وسندی واستادی حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کی رحلت سے'' دیوبند ثانی جامعہ دارالعلوم حقانیہ تو درکنارکہ پورا عالم اسلام یتیم ہوگیا ،حضرت الاستاد تو یقیناً ایک ایسی شخصیت تھی کہ جس کی رحلت سے علم حدیث کی وہ شمع بجھ گئی جس کے طفیل امت مسلمہ کو روشنی کی کرنیں مل رہی تھی، ان کی رحلت اور جدائی سے ملت میں ایسی خلاء پڑگئی جسکا پُر ہونا صبح قیامت تک بظاہرمحال نظرآتاہے۔اللہ کرے کہ اسکے بعد بھی دارالعلوم حقانیہ کی مردم خیز سرزمین ایسے شخصیات اورعظیم ہستیاں پیدا کرے۔آمین